اِزالۃ الاوہام

جلد ۲

متکلم اسلام، محقق مذاہب عالم، مجاہد حق حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی ردِ عیسائیت پر فارسی زبان میں سب سے پہلی نایاب کتاب جو موصوف نے ۱۲۶۹ھ /۱۸۲۸ء میں تصنیف کی جس میں عیسائیت کے بڑے اعتراضات کے الزامی تحقیقی، عقلی و نقلی، مکمل و مدلل، جامع و مسکت جوابات دیے گئے ہیں نیز مسئلہ تثلیث اور بشاراتِ محمدی ﷺ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔



تالیف

متکلم اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمہ اللہ

اُردو ترجمہ وتقدیم شرح وتحقیق

مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل عارفی

تقریظ پسند فرمودہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

مکتبہ دار العلوم کراچی

اِزالۃُ الاَوہام

جلد ۲

متکلمِ اسلام، محقق مذاہب عالم، مجاہد حق حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی ؒ کی ردِ عیسائیت پر فارسی زبان میں سب سے پہلی نایاب کتاب جو موصوف نے ۱۲۶۹ھ/۱۸۴۹ء میں تصنیف کی جس میں عیسائیت کے بڑے اعتراضات کے الزامی تحقیقی، عقلی ونقلی، مکمل ومدلل، جامع ومسکت جوابات دیے گئے ہیں نیز مسئلہ تثلیث اور بشارات محمدی ﷺ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

تالیف

متکلم اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمہ اللہ

اردو ترجمہ وتقدیم شرح وتحقیق

مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل عارفی

تقریظ پسند فرمودہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

مکتبہ دار العلوم کراچی

ہے لہٰذا شریعت عیسوی میں چار احکام کے علاوہ شریعتِ موسوی کے باقی تمام احکام ظاہری کا نسخ کر کے فراغت و رخصتِ کلی حاصل ہوگئی ہے۔ ان میں یہ دو حکم بھی داخل ہیں جبکہ شریعتِ محمدی ﷺ میں شریعت موسوی کی طرح یہ دونوں امر جائز ہیں اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے جیسا کہ اسکی کما حقہ تحقیق باب اول فصل اول اعتراضِ اول کے جواب کے ذیل میں گذر چکی۔

اب ہم اس دلیل کو بالعکس ذکر کر کے کہتے ہیں کہ اگر ایک عورت سے زائد نکاح کرنا یا کسی عورت کو طلاق دینا' مطلقہ عورت کو دوسرے شخص سے نکاح کرنا ناجائز اور عنداللہ ناپسند ہوتا تو اللہ تعالیٰ حضرت یعقوب وابراہیم علیہما السلام کو چار اور تین نکاحوں پر ضرور بالضرور نکیر فرماتے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے ان احکام کا جواز نہ لکھاتے۔ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودہ سو سالہ طویل دور میں ہزاروں انبیاء بنی اسرائیل میں سے کسی کے ذریعے ان احکام کی قباحت اور ممانعت ارشاد فرماتے۔ جب اسی طرح نہیں ہوا تو معلوم ہوا کہ یہ سب امور جائز اور عنداللہ روا ہیں جو انکو ناجائز کہتا ہے ناحق کہتا ہے۔ اب اگر یہ حضرات کہیں کہ حضرت محمد ﷺ (۱) نبی برحق نہیں تو گذشتہ سطور کو اپنے شبہ کا جواب سمجھیں۔ (۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نکاح نہ کرنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نکاح نہ کرنا زُھد کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ ہمارا خیال یہ ہے کہ اتفاقی طور پر انکو اسکی نوبت نہیں آئی کیونکہ صرف تینتیس سال کی عمر تھی کہ وہ آسمان پر اٹھا لیے

(۱) متعدد نکاحوں کی وجہ سے "پاکیزگی" نہ ہونے کی بنا پر۔
(۲) مذکورہ بالا انبیاء کرام کے دفاع میں جو کچھ وہ کہیں گے وہی ہماری طرف سے جواب ہوگا۔

گئے اور رفع آسمانی سے قبل بعد از نبوت کے زمانہ میں یہودیوں کی ایذارسانیوں کی وجہ سے انکا دور انتہائی تنگی کے ساتھ گذرا بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات گرامی کا انکار کرنے والا تو کہہ سکتا ہے (۱) کہ انکا نکاح نہ کرنا نہ تقویٰ وزہد پر محمول ہے اور نہ ہی یہ توجیہ کرنا درست ہے اسکا اتفاق نہیں ہوا کیونکہ لوقا باب ۷ آیت ۳۳ میں ہے " کیونکہ یوحنا بپتسمہ دینے والا نہ تو روٹی کھاتا ہوا آیا نہ مے پیتا ہوا اور تم کہتے ہو کہ اس میں بدروح ہے ابن آدم کھاتا پیتا آیا اور تم کہتے ہو کہ دیکھو کھاؤ اور شرابی آدمی محصول لینے والوں اور گناہ گاروں کا یار.........پھر کسی فریسی نے اس سے درخواست کی کہ میرے ساتھ کھانا کھا پس وہ اس فریسی کے گھر جا کر کھانا کھانے بیٹھا تو دیکھو ایک بدچلن عورت جو اس شہر کی تھی یہ جان کر کہ وہ اس فریسی کے گھر میں کھانا کھانے بیٹھا ہے سنگ مرمر کے عطر دان میں عطر لائی اور اسکے پاؤں کے پاس روتی ہوئی پیچھے کھڑی ہو کر اسکے پاؤں آنسوؤں سے بھگونے لگی اور اپنے سر کے بالوں سے انکو پونچھا اور اسکے پاؤں بہت چومے اور ان پر عطر ڈالا اسکی دعوت کرنے والا فریسی یہ دیکھ کر اپنے جی میں کہنے لگا کہ اگر یہ شخص نبی ہوتا تو جانتا کہ جو اسے چھوتی ہے وہ کون اور کیسی عورت ہے کیونکہ بدچلن ہے یسوع نے جواب میں اس سے کہا اے شمعون مجھے تجھ سے کچھ کہنا ہے اس نے کہا اے استاد کہہ.......تو نے مجھ کو بوسہ نہ دیا مگر اس نے جب سے میں آیا ہوں میرے پاؤں چومنا نہ چھوڑا..........اسی لیے میں تجھ سے کہتا ہوں کہ اسکے گناہ جو بہت تھے معاف ہوئے کیونکہ اس نے بہت محبت کی.........اور اس عورت سے کہا تیرے گناہ معاف

(۱) اگلی ساری گفتگو ایک دہریہ اور منکر نبوت شخص کے نقطہ نظر سے ہے ورنہ اہل اسلام کا مسلک وہی ہے جسکو مصنف نے اولاً ذکر کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شادی کرنے کا اتفاق نہیں ہوا بلکہ ذخیرہ حدیث کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی آمد ثانی کے بعد جہاں اور بہت سے کام سرانجام دینگے وہاں نکاح بھی فرمائینگے اور آپکی اولاد بھی ہوگی۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو "علامات قیامت اور نزول مسیح" مؤلفہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مطبوعہ مکتبہ دارالعلوم کراچی"

ہوئے اس پر وہ جو اسکے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے تھے اپنے جی میں کہنے لگے کہ یہ کون ہے جو گناہ بھی معاف کرتا ہے؟" انتہی ملخصا لوقا باب ۸ آیت ا میں ہے "وہ منادی کرتا اور خدا کی بادشاہی کی خوشخبری سناتا ہوا شہر شہر اور گاؤں گاؤں پھرنے لگا اور وہ بارہ اسکے ساتھ تھے اور بعض عورتیں جنہوں نے بُری روحوں اور بیماروں سے شفا پائی تھی......اور بہتیری اور عورتیں بھی تھیں جو اپنے مال سے اسکی خدمت کرتی تھیں" (انتہی ملخصا) اور یوحنا باب ۱۱ آیت ۵ میں ہے "اور یسوع مرتھا اور اسکی بہن اور لعزر سے محبت رکھتا تھا"

ان آیات میں صراحت کیساتھ تو معلوم ہوتا ہے کہ فریسی آنجناب علیہ السلام کو کھاؤ پیو شراب کا رسیا سمجھتے تھے وہ عورت اسکے پاؤں چومتی تھی' عطر ملتی تھی آنجناب علیہ السلام کی تشریف آوری کے وقت عورت نے پاؤں چومنا بس نہ کیے حتیٰ کہ فریسی وغیرہ یہ منظر دیکھ کر بداعتقاد ہوگئے اور آنجناب علیہ السلام نے ایسا کرنے پر اس عورت کے تمام گناہ بخش دیئے۔ بہت سی عورتیں انکے ساتھ پھرتی تھیں' اپنے مال سے انکی خدمت کرتی تھیں اور آنجناب مرتھا اور اسکی بہن کو دوست رکھتے تھے' محبت کرتے تھے۔ اب حضرت مسیح علیہ السلام کی شخصیت کا انکار اور اعتراض کرنے والا کہہ سکتا ہے کہ چونکہ آپ ایک خوبصورت جوان تھے۔ اس وجہ سے عورتیں ان پر مفتون و عاشق ہوگئیں انکے آگے پیچھے گھومنے لگیں' اپنے مال سے انکی خدمت کرنے لگیں اور بعض عورتوں سے تو آنجناب کا محبت کرنا پایہ تحقیق کو پہنچ چکا ہے لہٰذا شراب نوشی کے تقاضا سے ان عورتوں سے اپنی دوسری ضرورت بھی پوری کر لیتے تھے انہیں نکاح کرنے کی کیا حاجت تھی؟ چنانچہ ہندوؤں کے ہزاروں سادھو گنگا و جمنا کے کنارے کے پاس کنارہ کش ہو کر اسی "طریقہ" کو اپناتے ہوئے نکاح کی ضرورت سے بے نیاز رہتے ہیں۔ (نعوذ باللہ العظیم) اس بدچلن عورت کے قصہ میں ایک اور بات لائق سماعت ہے کہ اس عورت نے جس قدر حضرت مسیح علیہ السلام کے پاؤں چومے' آنسو بہائے اتنا ہی انہوں

نے اسکے جملہ گناہ معاف کر دیئے۔ سبحان اللہ! مسیحی علماء کا حد درجہ تعصب دیکھئے کہ ایک طرف اگر کسی حدیثِ نبوی ﷺ میں یہ مضمون مل جائے کہ خدائے پاک اگر چاہیں تو گنہگار کے گناہ کو معاف فرما دیں وغیرہ تو فوراً زبانِ طعن دراز کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قرینِ انصاف نہیں جبکہ دوسری طرف حضرت مسیح علیہ السلام فاحشہ عورت کے گناہ کو اسکے محبت آمیز افعال مذکورہ عطر لگانا، چومنا، آنسو بہانا وغیرہ کے بدلہ میں معاف کر دیں تو بالکل عدل وانصاف کے عین مطابق ہے۔

ببیں تفاوتِ راہ از کجا تا بکجا

اس تعددِ ازواج کے مسئلہ میں کون کون سی زبان درازی ہے جو انہوں نے خیر البشر سید الوریٰ ﷺ کے متعلق نہیں کی اور آج تک کر رہے ہیں اگرچہ دل کڑھتا ہے اور چاہتا ہے کہ ان تمام اعتراضات کو نقل کر کے بالعکس الزامی جواب دوں مگر خوفِ طوالت مانع ہے اس لئے سب باتیں چھوڑ کر صرف ایک طعن کو نقل کرنے پر اکتفا کرتا ہوں جسے ایک مسیحی مؤلف نے اپنی کتاب "دلائل اثباتِ رسالتِ مسیح" میں لکھا ہے اور بزعمِ خود ایک آیتِ قرآنی سے استدلال بھی کیا ہے۔

ایک مسیحی مصنف کا گستاخانہ کلام

موصوف اپنے رسالہ کے آخر میں لکھتے ہیں "اگر محمد جیسا کوئی شخص اس زمانے میں ہوتا تو کوئی آدمی اسے اپنے قریب پھٹکنے کا موقعہ بھی نہ دیتا۔ کیا محمد نہیں جانتے تھے کہ تجرد وعدم ازدواج ایک اعلیٰ خوبی ہے۔ دوسری جانب وہ یحییٰ کی صفت بیان کرتے ہوئے قرآن